12840-کیا سزا اور اجرو ثواب میں عورت و مرد برابر ہیں ؟

سوال

بعض لوگ کہتے ہیں کہ عورتیں ناقص العقل اور ناقص دین ہیں، اور وراثت و گواہی میں بھی نقص ہے، اور بعض کا کہنا ہے : اللہ سبحانہ وتعالی نے ان کے درمیان اجرو ثواب میں برابری کی ہے، اس سلسلہ میں آپ کی رائے کیا ہے، آیا عورتیں شریعت اسلام کی رو سے ناقص ہیں یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

شریعت اسلامیہ نے عورت کی بہت عزت وتکریم کی ہے اور اس کا مقام و مرتبہ بڑھایا ہے، اور اسے اس کے شایان شان مقام اور جگہ عطا کی ہے، اور عورت کا بہت زیادہ خیال کیا، اور اس کی عزت کی حفاظت کی ہے.

اس لیے عورت کے ولی اور ذمہ دار اور اس کے خاوند پر عورت کا نان و نفقہ واجب کیا اور اس کی اچھی پرورش اور کفالت کا کہا ہے، اور اس کے امور کا خیال رکھنے، اور اس کے ساتھ حسن معاشرت کرنے کا حکم دیا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور ان کے ساتھ اچھے اور احسن طریقہ سے بودوباش اختیار کرو} سورۃ النساء (19).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"تم میں سے بہتر اور اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے اچھا ہے، اور میں تم میں سے اپنے گھر والوں کے لیے سب سے بہتر ہوں"

سنن ترمذی (709/5) حدیث نمبر (3895).

دین اسلام نے عورت کو وہ سب حقوق اور شرعی تصرفات دیے ہیں جو اس کے شایان شان اور مناسب ہیں.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور ان (عورتوں) کے لیے بھی ویسے ہی حقوق ہیں جیسے ان پر مردوں کے ہیں، اچھائی کے ساتھ، ہاں مردوں کو عورتوں پر فضیلت حاصل ہے، اور اللہ تعالی غالب ہے حکمت والا ہے} البقرۃ (228).

اسی طرح اسے مختلف معاملات جن میں خرید وفروخت اور صلح و کالت، اور عاریت و امانت وودیعت .... الخ شامل ہیں بھی دیے ہیں.

اور عورت کو اس کے مناسب عبادات کا بھی مکلف بنایا ہے بالکل اسی طرح جس طرح مرد پر واجب ہیں جن میں طہارت و پاکیزگی اور نماز روزہ اور حج وغیرہ دوسری عبادات شامل ہیں.

لیکن شریعت اسلامیہ نے عورت کو وراثت میں مرد سے نصف حصہ دیا ہے، کیونکہ عورت نہ تو اپنے خرچ کی مکلف ہے، اور نہ ہی گھر اور اپنی اولاد کے خرچ کی، بلکہ اس کا مکلف آدمی ہے اور اسی طرح مرد کو مختلف قسم کی مشکلات اور دوسرے خرچ مثلا مہمان نوازی، اور دیت اور اموال پر صلح وغیرہ کے امور بھی سرانجام دینا ہوتے ہیں۔

اور (الضیافۃ) یہ وہ خرچ ہے جو آدمی اپنے مہمانوں پر کرتا ہے، اور (العقل) یہ دیت ہے، اور (صلح علی الاموال) جس طرح کہ دو قبیلوں کے درمیان لڑائی سے صلح اور ان کے درمیان اختلافات کو ختم کرنے کے لیے مال کی ادائیگی پر صلح کرنا۔

اسی طرح بعض مواقع پر دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے مساوی ہے، کیونکہ مرد کے مقابلہ میں عورت کو نسیان اکثر ہوتا ہے اس کا سبب اس کی جبلت ہے، جس سے وہ دوچار رہتی ہے، مثلا ماہواری، اور حمل اور وضع حمل، اور اولاد کی تربیت، یہ سب کچھ ایسے امور ہیں جو اس کے خیالات کو مشغول کر سکتے ہیں اور اسے یاد رکھنے والی اشیاء کو بھلانے کا سبب بن سکتے ہیں، اسی لیے شرعی دلائل اس پر دلالت کرتے ہیں کہ گواہی میں اس کے ساتھ شامل ہوتا کہ اس کے لیے زیادہ محفوظ ہو، اور ادائیگی کے لیے زیادہ بہتر۔

اس کے علاوہ کچھ ایسے امور ہیں جو عورتوں کے ساتھ مخصوص ہیں جن میں صرف ایک ہی عورت کی گواہی کافی ہے مثلا: رضاعت کی معرفت، اور نکاح کے عیوب وغیرہ۔

لیکن ایمان و عمل صالح کے اجروثواب میں عورت مرد کے مساوی ہے، اور دنیا میں اچھی اور پاکیزہ زندگی سے فائدہ اٹھانے اور آخرت میں اجر عظیم کے حصول میں وہ مساوی ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

.{جو کوئی مرد و عورت بھی عمل صالحہ کرے لیکن ہو وہ مومن تو ہم اسے اچھی اور پاکیزہ زندگی دینگے، اور جو وہ عمل کرتے رہے اس کا ہم انہیں بہتر اجر دینگے}۔النحل (97).

اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ عورت کے حقوق بھی ہیں، اور اس کے ذمہ واجبات بھی ہیں جن کی ادائیگی ضروری ہے، اور کچھ امور ایسے ہیں جو مردوں کے مناسب ہیں جو اللہ تعالی نے مردوں کے ساتھ مخصوص کیے ہیں، اور اسی طرح کچھ ایسے امور بھی جو عورتوں کے ساتھ مخصوص ہیں، اور ان کے شایان شان اور لائق ہیں۔

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے۔